میں دونوں کو معزول کرکے آپ لوگوں کو اختیار دیتا ہوں کہ از سرِ نو جسے چاہیں اپنا خلیفہ منتخب کرلیں۔"

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے اعلان کے بعد حضرت عمرو بن عاصؓ کھڑے ہوئے اور انھوں نے ان الفاظ میں اپنا فیصلہ سنایا کہ:

صاحبو! آپ لوگوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کا فیصلہ سن لیا۔ انھوں نے علیؓ اور معاویہؓ دونوں کو معزول کیا۔ میں بھی علیؓ کو معزول کرتا ہوں۔ لیکن معاویہؓ کو برقرار رکھتا ہوں۔ کیونکہ وہ عثمان کے ولی اور ان کے خون کے حق دار ہیں۔ اس لیے وہ ان کی نیابت کے زیادہ حق دار ہیں۔

اس فیصلے سے مجمع میں سناٹا چھا گیا اور اس کے بعد قریب تھا کہ دوبارہ میدانِ کارزار گرم ہو۔ مگر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے مصلحت اسی میں سمجھی کہ یہاں سے جانا بہتر ہے۔ چنانچہ وہ مکہ معظمہ روانہ ہوگئے۔[1]

امیر معاویہؓ شام کے خود مختار حکمران بن گئے۔ ظاہر ہے کہ حضرت عمروؓ بن عاص کا یہ فیصلہ حضرت علیؓ کیسے قبول کرسکتے تھے۔ آپ نے دوبارہ امیر معاویہؓ سے جنگ کی تیاری شروع کردی۔ لیکن آپ کی فوج نے آپ کا ساتھ نہ دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی امیر معاویہؓ شام کے آزاد حکمران بن گئے۔ اس کے بعد انھوں نے حضرت علیؓ کے مقبوضات پر تاخت شروع کردی۔ جس کا سلسلہ دو سال تک جاری رہا۔ اور حضرتؓ کی شہادت تک شام اور جنوب کے علاقے امیر معاویہؓ کے زیرِ نگین رہے اور عراق و ایران اور مشرق کے علاقے حضرت علیؓ کے زیرِ نگین رہے۔

حضرت علیؓ کی شہادت اور حضرت امام حسنؓ کی خلافت۔ ۴۰ھ میں حضرت علیؓ شہید کردیے گئے۔ اور آپ کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت امام حسنؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور حضرت امام حسنؓ کے خلیفہ مقرر ہونے پر امیر معاویہؓ نے عراق پر فوج کشی کی۔ حضرت امام حسنؓ مقابلہ پر آئے مگر عراقیوں نے کمزوری دکھائی۔ حضرت امام حسنؓ بہت بڑے حلیم، صلح جو اور بردبار تھے۔ ان کو جنگ و جدال سے سخت نفرت تھی۔ انھوں نے دیکھا کہ بغیر جنگ و جدال کے خلافت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ خلافت سے دستبردار ہو جایا جائے۔ چنانچہ انھوں نے امیر معاویہؓ سے اپنا وظیفہ مقرر کرالیا اور ان کے حق میں خلافت سے دستبردار ہوگئے۔

[1] یہ روایت محلِ نظر ہے۔ تحکیم کے سلسلے کی جو دوسری روایت ابن جریر نے پیش کی ہے وہ زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ ۱۲ (زبیدی)